
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS
UNTO OTHERS (ARISTOTLES)

لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ برعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور صنعتی مرکزوں کے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل معہ ان کی منڈیوں کے جن سے ان کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

ہر بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کاروبار اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں!

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں ان کا نام و پتہ ایک چھپے مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بڑے اشتہاروں کا نرخ فی پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ملک کی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی کارآمد ہے اور اس کی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ ۲۵ ابچرچ لین لندن ای سی ۴ انگلینڈ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو } کف، کھانسی، ہیضہ، درد پیٹ، دست، قے، متلی، انفلوئنزا، دست کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا ہے۔ صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت ۱۰ [illegible] سب جگہ ملتا ہے

درد گج کیسری بہنے والے داد کو بلا جلن کے دور کرنے والی لاثانی دوا۔ قیمت ۴ر

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط، فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۰ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب } بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

کوئی نیا معاملہ نہیں کہ آپ کو سمجھانے کی ضرورت پڑے

[illegible] تعریف کی [illegible] ہر مرض کی [illegible] طاقت اور قوت [illegible] ان باتوں کے ڈاکٹروں کی تصدیق [illegible] کامیاب ہوئے ہیں [illegible] قیمت فی ڈبیہ [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر

دیوڈاشری بانی شنکر گورو جی جام نگر کاٹھیاوار

(ایجنٹ) اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب اس جادو اثر کتاب مجربات نفیسی مصنفہ [illegible] کا خود مطالعہ کریں گے وہ اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کر سکیں گے [illegible] سیکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے [illegible] قیمت فی کتاب ایک روپیہ علاوہ محصول [illegible] ایک کتاب مفت۔

مفت [illegible] چراغ صحت [illegible] مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر چراغ حکمت علیگڑھ شہر (یوپی)

فرگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن اس علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین ڈبیہ کی قیمت ۵ر اور چھ ڈبیہ کی قیمت ۹ر ایک درجن ڈبیہ کی قیمت ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد ۸ر ٹکٹ بھیجیے یا وی پی اور منی آرڈر بھیجے۔

المشتہر - منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۰ نمبر ۴۰

مضامین غیر

مورخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۵ء

یہ کھلا اب تو کہ نوبت بگریباں آئی

آجکل جرائد نے ابن سعود کی حمایت میں تقلید روزنامہ "خلافت بمبئی" و بہ شاگردی مسٹر شوکت علی و سیٹھ چھٹانی و بتاسی بعض ملا آئے خشک دماغ عجب قسم کی روش اختیار کی ہے خدا جانے انھیں کس نے سکھا دیا ہے کہ خالی خولی گالی گلوچ "ظرافت" ہے۔ جب ظریف جرائد کی بھرمار تھی۔ ظریف پنچ۔ ظریف سہارنپور۔ پنچ چوں۔ ہچ پنچ۔ بانکے خاں۔ بہار پنچ۔ گرو گھنٹال۔ ضیافت پنچ۔ اودھ سیلچ کے دیگر ہفتہ وار پرچے نکلتے تھے تو ہم نے انھیں نصیحت کی تھی کہ:۔

"ظرافت جلی کٹی۔ دل آزاری۔ فضول گوئی کا نام نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یجوز للظریف مالا یجوز لغیرہ۔ مگر حاصل ظرافت کوئی نہ کوئی اخلاقی علمی یا سیاسی نصیحت ہونی چاہیے۔ مذہبی چھیڑ چھاڑ سے پرہیز لازم ہے ہاں ایسے مذہبی مسائل جن میں دنیا بھر متفق ہے اور کسی فرقہ سے تخاطب نہیں ہے اگر لکھے جائیں تو مضائقہ نہیں۔ ایک ظریف پرچہ کبھی مقبول خاص و عام نہیں ہو سکتا جب تک دل دکھانے کے عیب سے خالی نہ ہو۔ مذہب ہر شخص کو دل سے پیارا ہوتا ہے اسکی مخالفت کی برداشت بڑے بڑے عالموں کو نہیں ہوتی مناظرے کی اگلی کتابیں جنکے مصنف بڑے بڑے علما ہیں اٹھا کے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ جوش نے انکو شائستگی پر قائم نہ رہنے دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ انکی تہذیب و شائستگی ضرب المثل ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں دہلی کا ہمدرد بجائے خود شائستگی کا سبق دوسروں کو پڑھاتا ہے مگر آج اسکی شائستگی مولانا حسرت و مولانا عبد الباری جمیعت الاحناف و جماعت صوفیہ کرام کے مقابلہ میں قلابازی کھا گئی۔ ایسے عامیانہ حملے کر رہا ہے جو اسکے پرانے دعاوی کے بالکل منافی ہیں۔ ظرافت کے ساتھ ہمارے کچھ اعلے مقاصد وابستہ ہیں اُن میں کامیابی مدنظر ہے تو شوخی بھی ایسے عمدہ عنوان سے ہونی چاہیے جو اُن مقاصد کو ضرر نہ پہنچائے۔ بسا اوقات ظریف کی شوخ کلامی وہ کام کر جاتی ہے جو بڑے بڑے عالموں کی وعظ نہیں کر سکتی۔

ہماری یہ نصیحت دوستوں نے پسند نہیں فرمائی آخر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ سچ پوچھیے تو ان پرچوں کا بند ہو جانا ہمارے لیے مضر ہوا کیا معنے کہ اگر وہ باقی رہتے تو ہمارے بازو قوی ہو جاتے۔

یہی بے رو و رعایت بات کہنی "اودھ پنچ" کے خواص میں داخل ہے۔ اودھ پنچ کی تاریخ ماضی و حال بغور ملاحظہ کیجیے تو آپ خود ہی ہماری تصدیق کرینگے۔ چنانچہ شروع میں لکھنؤ کا اودھ اخبار اودھ پنچ سے بگڑا۔ اودھ پنچ کانگریس کا آرگن تھا ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتفاق کا حامی تھا۔ بیجا خوشامد اور حکام کی پاپوشی کا مخالف تھا۔ اودھ اخبار کی یہ روش نہ تھی۔ جب تک منشی نولکشور آنجہانی مالک اودھ اخبار زندہ رہے یہ لڑائی ختم نہوئی علے ہذا القیاس بعض اہل قلم جو اپنے خامہ خنجر بار سے مذہبی عناد و فساد کے پھوس میں ہمیشہ آگ لگاتے رہے اودھ پنچ سے بایں مدعا ٹھوک کے لڑنے پر آمادہ ہوئے کہ وہ "اردو" کو کسی خاص مذہب کی ملکیت نہیں سمجھتا تھا۔ یہ جنگ بھی سال ڈیڑھ سال جاری رہی۔ یہی مخصوص "ظریف" نامی پرچہ نکالا گیا فحاشی کو ظرافت کی جان سمجھ کے ایسے ایسے مقتدر حضرات نے زور قلم و کلام دکھایا جو آج امام الوقت سمجھے جاتے ہیں مگر بنیاد ہی سست ہو تو دیوار کیونکر قائم رہ سکتی ہے۔ یاوہ گوئی کی داد تا کجے ملتی۔

اسی طرح اردو ادب کے متعلق داغ و امیر و حالی آتش کامل وغیرہم پر مسلسل مضامین لکھے گئے۔ ان مباحث کے لیے برسوں اسکے صفحات وقف رہے۔ رشوت خواری۔ بدکاری۔ سوء خلق۔ بے راہ روی۔ خود غرضی۔ خوشامد۔ نفاق کی مذمت ہمیشہ کی گئی اور مخاطب جس پایہ کا ہوا ویسا ہی طرز اختیار کیا گیا۔

اودھ پنچ پہلے کی طرح اب بھی ایسے ہی امراض کی دوا ہے۔ بالفعل جرنلزم کی راہ میں جو کانٹے بعض صحیح القول سفہا نے بچھائے ہیں انکی صفائی مقصود ہے۔ ان سفلوں کے خیالات سے بھولی بھالی مخلوق متاثر ہو رہی ہے۔ یہ گندہ دہن کچھ عربی کچھ فارسی الفاظ کی لپیٹ میں اپنی لیاقتی کے کرتب دکھاتے ہیں اور چشم زدن میں بہتر سے بہتر امور کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔ دوسروں کو بغیر دلیل برا کہتے ہیں اور اسکے بدلے میں بری باتیں سنواتے ہیں۔ طرفہ ماجرا یہ ہے کہ اُن امور میں بھی کسی نہ کسی راے کا اظہار فرما دیتے ہیں جنہیں خواب میں بھی کبھی نہ دیکھا تھا۔ مورخ یہ ہیں محدث یہ ہیں فقیہ یہ ہیں عالم یہ ہیں محقق یہ ہیں مہندس یہ ہیں۔ سپاہی یہ ہیں۔ سیاسی یہ ہیں۔ شاعر یہ ہیں ادیب یہ ہیں بقول بی نصیبن کے "سب گن پورے کوئی نہ کہے لنڈورے" ایک ہی شخص مختلف علوم و فنون کا ماہر ہو سکتا ہے کوئی محال بات نہیں ہے۔ لیکن یہ تو جہل مرکب میں مبتلا ہیں۔ آپ ہی بتائیے اس جہالت کے ہوتے جب بندۂ غرض بھی ہوں مفلس بھی ہوں کسی لیڈر کے چیلے بھی ہوں کسی خود ساختہ و نوزائیدہ لیڈر کے عقیدت مند بھی ہوں۔ طامع بھی ہوں حریص بھی ہوں ایمان فروش بھی ہوں تو بیچارے عوام بھائی روش کا اثر کیسا ہوگا؟۔

یہ نئی بات نہیں ہے کہ اودھ پنچ نے جب کبھی

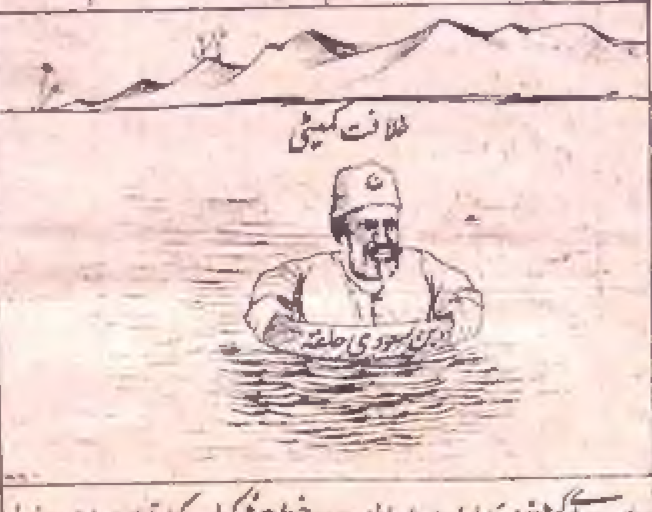
ایسے لوگوں کے خلاف قلم اُٹھایا تو اس کی ظرافت کا جواب گالیوں کے ساتھ دیا گیا۔ گالی دینے کے واسطے بھی سلیقہ شرط ہے۔ ان بیچاروں کو یہ فن بھی نہیں آتا۔ صرف اپنی کم ظرفی اور بے ہنگی کی باتیں دکھا کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ "اودھ پنچ" کلام بقدر عقل کرنے پر مجبور ہے بھلا کوئی شہدا لچا بازاری بے حیا کسی مولوی سے اُلجھے تو کیا مولوی صاحب اسکے چرمی لغات کا جواب مخارج صحیحہ سے افصاح الفاظ فرما کے دے سکتے ہیں اور وہ ان الفاظ کے تصدق میں مولوی صاحب کو معاف کر دے گا؟ تجربہ تو بالکل اسکے خلاف گواہی دیتا ہے۔

معزز سیاست لاہور بحوالہ مبلغ ناقل ہے کہ مسٹر محمد علی ایک مرتبہ مہترانی سے اُلجھ پڑے تھے۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو اُن سے پوچھنا چاہیے کہ اُس مہترانی کی غلیظ گالیوں کا جواب موصوف نے کیا دیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ "مولانا" بڑا بالالقاب "کی تلاوت مہترانی پر اختم کرنے سے رہی۔ مہترانی تو پھر مہترانی ہے جب ہمارے واجب التعظیم شرے مصلح قوم جدید نجدی لنگارسے شیخ توفیق کو (بقول سیاست و مبلغ) دہلی میں اولیا کے مزار پر غالباً صوفیہ کرام کے بدعات دکھانے لے گئے تو خدام سے بھی جھوڑ ہو گئی۔ آپ جانیے قبروں کے مجاور اور مجاور بھی وہ جنہوں نے بارہا حضرت کے آئینہ پیشانی پر خاک مزار جلا کی تھی بھلا کرے تیور کیوں دیکھنے لگے تھے۔ آپ نے اُنکو ڈانٹ بتائی تو انہوں نے بھی ترکی بترکی جواب دیا۔ خبر کی عبارت کہتی ہے "گالیوں کی بوچھار ہوئی مگر قابل تعریف یہ بات ہے کہ اس جنگ میں بھی محمد علیصاحب خدام سے کم نہیں رہے اور برابر گالیوں کا جواب ترکی بترکی دیتے رہے۔"

اس قسم کی اصلاح بھی اودھ پنچ نے ہمیشہ بطریق منفی کی ممکن ہے کہ مضامین کے مطالب کسی چور کی داڑھی میں تنکا بن گئے ہوں یہ بھی ممکن ہے کہ رجحان مطلب میں کوئی فرد خاص منوی ہو لیکن جب کسی سے خاص تخاطب نہیں تو یہ بازار کی گالی کس پر؟ جو کچھ جھر کے دیکھے سپڑ گنوار و مثل ہے۔

"جو کاٹا ہو سو کھنکے"

جو ہماری تحریرات کا جواب اس طرح دے گویا ہم نے کچھ اسی کو کہا تو وہ "آ بڑے دشمن لڑیں" کا چیلنج دینے کی ابتدا کرتا ہے۔ مثل مشہور ہے "کلمۃ و کلمۃ والبادی اظلم" ہمیں اُس سے قصاص کا



دریں دریائے پُر خیز وہ امواج بے پایاں   خطر ہو ڈبکیاں کھاتے کا مجھ رہا و رسوا

حق ہے۔ شرع کہتی ہے کہ حاکم شرع کے حکم سے جس شخص پر قصاص کی حد کسی جلاد کے ہاتھ سے جاری کرائی جائے تو جلاد پر کوئی جرم (مثلاً قتل نفس) عائد نہیں ہوتا۔ اگر جلاد خود ہو تو پھر تسلسل کی بدولت دُنیا میں کوئی فرد بشر باقی نہ رہے۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ خلافت کمیٹی جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اُن سے اسوقت ہندوستانی مسلمانوں کی بہت بڑی جماعت نالاں ہے۔ اس کمیٹی کا فرض یہ نہ تھا کہ واقعات چھپائے یا ایک شخص کی جنبہ داری کرے یا ایک شخص کے عیوب ہیں "اتمہی ہونگا" عیب جرائم کی فہرست میں سب سے بڑھکے یا معوض

کا جواب تشدد ہو گی۔ ابن سعود کی وکالت فضولی یا تکذیب محض۔ یا سب و شتم کے ساتھ دے اور مسلمانوں میں شقاق و افتراق کی بانی ہو۔ اُن لوگوں کو نا فہم جرائد نے اس درجہ پر پہونچا یا جسکے اہل یہ ہرگز نہ تھے۔ انکے گلے پچھلے کارنامے دیکھیے اُن پر کس طرح خاک ڈالی گئی۔ اودھ پنچ برابر کنایۃً و اشارۃً تنبیہ کرتا رہا مگر اصلاح نہ ہوئی۔ آخر نام لینے کی نوبت آئی۔ اُسپر بھی اس نے کسی کا غذ اخبار کی پالیسی پر اعتراض نہیں کیا۔ ہاں ہمیں چارہ ہی کیا ہے کہ مہترانی مسٹر محمد علی سے اُلجھ پڑی اور اودھ پنچ پر مدینا نے چوٹ کی۔ اودھ پنچ کی حمایت میں اینجانب نے چند کالم سیاہ کیے۔ یہ تحریر ضرور معزز معاصرین نے تعجب و تحیر کے ساتھ دیکھی۔ چنانچہ محترم "الامان دہلی" ۱۱ر اکتوبر کی اشاعت میں اپنا تعجب ان الفاظ ظاہر کرتا ہے

"آجکل معاصر اودھ پنچ اور مدینہ بجنور میں قلمی جنگ جاری ہے اس سے پہلے مدینہ زمیندار سے طاقت آزمائی کر چکا ہے۔ لیکن میرا نیکی معرکہ میں صلاح دے کہ ایسی منہ کی کھائی کہ دیکھنے والے بھی دنگ رہ گئے اور آجتک ہوش نہیں آیا زمیندار کی بارگاہ و انکار و حوادث سے جناب "بدر جاہلی" کو "بدر بلالی" کا خطاب عطا ہوا تھا۔ اب اس سنت پر اودھ پنچ نے عمل کیا ہے اور لکھنؤ کا یہ رمز شناس خوب سمجھا ہے کہ اس چہرے کے لیے شائستہ کے غازے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس نے "ابی مدینا" کا دلاور لقب عطا کیا ہے۔ ہم بھی "ابی مدینا" کو اس دلکش خطاب پر مبارکباد دیتے ہیں۔

ایک مرتبہ ہمارے معاصر کو ہم سے بھی چھیڑ خانی کی سوجھی تھی اور ایک پر تن بُت ملتانکی طرح دھمکیاں دی تھیں۔ لیکن اس کے شتر غمزہ سے ہمارے دو خشک پر کوئی اثر نہیں پڑا۔"

البتہ اس مرنے کی "اودھ پنچ" جیسے نظر باز کو بوئی شبہ ملا ہے نسائیت کی بو آئی ہے۔ اب ہمارے بنائے ثنا کو بھی قدر سے تنزل کر دیا ہے لیکن یہ نزول عطائے خطاب تک ستعدی ہوگا۔ بہرحال "بی مدنیا" جگر لگا چکی ہیں اب وہ آیندہ شکوہ نہ کریں۔

ان واقعات کے اظہار سے مقصود یہ ہے کہ ناظرین ہر مضمون جو "اودھ پنچ" میں "بی مدنیا" سے متعلق چھپے اُسے ملاحظہ کرتے وقت آغاز بحث وجوہ بحث یعنی بنائے منازعت اور اُن زوائد کو بھول نہ جائیں اور ہم پر جا و بیجا معترض نہوں۔ خلافت کمیٹی کے متعلق جن وجوہ سے مضامین لکھے گئے انھیں اڈیٹر صاحب نے نوٹ بک میں ظاہر کر دیا۔ "بی مدنیا" سے ہاذن مریدوں کا کام ہے۔

فاضل معاصر الامان کی اس رائے سے ہم متفق نہیں ہیں کہ خطاب دینے میں اودھ پنچ نے "زمیندار" کی سنت پر عمل کیا۔

اے حضرت! جناب نے لفظ "مدنیہ" کی وجہ تانیث دلیل کے ساتھ واضح کر دی ہے۔ خواہ مخواہ اپنی طرف سے علامت تانیث بڑھا کے نام نہیں بدلا ولکن ہرف ہے۔ اور تفرقہ ہر ایک مذکر و مؤنث ہی بلکنا ہے۔ شاید "زمیندار" "بی مدنیا" سے کوئی اندرونی واقفیت رکھتا ہوگا اور اپنے علم کے بھروسے پر اس تانیث کا تجربہ کیا ہوگا۔ مگر ہم نے صرف لفظی وجوہ پر جنکا ذکر کتب نحو میں ہے نظر کی ہے۔ البتہ ایک احتمال پہلے مضمون میں لکھنے سے رہ گیا اسوقت کوئی لغت پاس نہ تھی لہٰذا وہ اب لکھے دیتے ہیں تاکہ دلیل تانیث لفظی ادھوری نہ رہے اور قاعدہ تجنیس ان کا نام نامی جتنی صورتیں اختیار کر سکتا ہے اُن سب کو ناظرین بھی معائنہ فرمائیں۔ لغت دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مدنی کے تصغیر کرتے ہیں اسکا مؤنث مُدَینَۃ ہے عربی رسم الخط کے بموجب اسے مُدَینَۃ لکھنا خلاف قاعدہ نہیں ہندوستانی لکھنے والے نے غلطی کی کہ بحالت وقف "ت" کے اوپر سے دو نقطے گرا کے نون کی شکل میں نیچے لگا دیے۔ اور اسطرح "مدینہ" ن

"برسر ہے" مردوں کو چھیڑنے لگی کہ کیوں میاں تمھیں سوزاک تو نہیں ہے؟ لفظی تانیث کے علاوہ آپ اس "کاغذی مدنیا" میں وہ بُری زنانی خصلتیں بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں جو بعض عربی عالموں نے اپنی کتاب میں لکھے ہیں مثلاً (۱) تضحک من غیر عجب بے بات کی بات پر ہنستی ہے (۲) تبکی من غیر سبب خواہ مخواہ نسوے بہاتی ہے۔ یہ دونوں وصف "زمیندار" کو بھی معلوم ہیں اور "امان دہلی" نے بھی مخولہ بالا افکار حاضرہ میں بیان کیے ہیں (۳) الشریعۃ الوثبۃ بہت جلد ہی غصہ میں آ کے اچھل کود مچاتی ہے (۴) کان لسانہا حربۃ گویا زبان نہیں منھ میں کوئی ہتیار ہے۔ (۵) وتدعو علے زوجہا بالحرب لڑائی میں کوسنے کاٹنے پر اُتر آتی ہے (۶) کلامہا وعیں بات بات میں دھمکیاں دیتی ہے (۷) صوتہا شدید گلا پھاڑ کے چیخنی چلاتی ہے۔ (۸) تدفن الحسنات لوگوں کی نیکیوں کو گاڑ دیتی ہے (چھپاتی ہے) (۹) تفشی السیئات برائیوں کو اچھالتی اور ظاہر کرتی ہے (۱۰) ان دخل بعلہا خرجت شوہر نے گھر میں قدم رکھا اور یہ نکل کھڑی ہوئی (۱۱) ان خرج دخلت وبالعکس (۱۲) ان ضحک بکت شوہر ہنسا تو یہ روئی (۱۳) ان بکی ضحکت وہ رویا تو اسکی باچھیں کھل گئیں گی ٹھٹھے مارنے (۱۴) صبیہا مہزول ایسی پھوہڑ کہ بچہ بیمار و لاغر ہی رہتا ہے (۱۵) بیتہا مزبول گھر میں اور گھورے (مزبلہ) میں کوئی فرق نہیں۔ (۱۶) اذا حدثت تشیر بالاصابع بات کرنے میں اُنگلیاں مٹکاتی ہے (۱۷) تبکی وھی ظالمۃ خود لڑائی کی چھیڑ نکالتی ہے اور خود ہی روتی ہے (۱۸) تشہد ھی غائبۃ آن دیکھی بات اس طرح کہتی ہے گویا اسکی دیکھی ہوئی بات ہے۔ عیوب سیکڑوں ہیں کوئی کہاں تک گنے ہم نے وہی عیوب انتخاب کیے جنکے ثبوت میں خود "بی مدنیا" کی

عبارتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

عیب اول باطل ظاہر ہے دوسرا ہے "کی سرخی سے جو مضمون ہوتے ہیں اُٹھا کے دیکھیے ٹھیک یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہنسانے کی کوشش میں خود ہنستی ہیں مسخری بنی ہیں مگر لوگ تعجب کرتے ہیں اور مسکراتے بھی نہیں۔ دوسرا عیب بھی مخفی نہیں۔ کوئی کسی کی حمایت کرتا ہے آپ نسوے بہاتی ہیں۔ "امن" سے سود سے اختلاف ہتیوں نے کیا۔ دشنام بیسیوں پرچے خاص اسی کام کے لیے نکالے گئے ہیں مگر آپ کے آنسو نکلے تو اودھ پنچ کے مضامین پر حالانکہ یہاں عناد کا شائبہ بھی نہیں دل لگی سے غرض ہے۔ یا برائی کی مذمت سے۔ نسوے بہانے کے بعد اُچھل کود شروع ہوئی۔ یہ تیسرا عیب ہے۔ ۱۷ اکتوبر کی اشاعت ملاحظہ ہو۔ اگر ہم سے نزدیکی ہوتی تو پوچھتے کہ آپ نصیحت کرنے والی کون۔ اور چھیڑا تھا تو روئیں کیوں۔

آپ کو واسطہ رہ سکے ۔ غیر تنکہ مضمون دیکھ جائیے سوائے گالیوں کے آپ کوئی معقول دلیل پیش نہیں کر سکتے ۔ اودھ پنچ نے کیوں مرکزی ظرافت کمیٹی سے تعرض کیا؟ اس کی وجہ جس ہم نے ۶ و ۱۳ کے اودھ پنچ میں لکھی ہے اسکے جواب میں ایک لفظ کسی بھائی کے منھ سے نہیں نکلا ۔ اس دعا سے بد مرداتے الفاظ میں موجود ہے مذاق منصف کے دربار سے معقول جواب کا منتظر تھا اور پانچواں عیب ہوا ۔ اسکے بعد کوئی اللہ کے واسطے کا تماشا دکھاتی ہیں ۔ یعنے اور منظر عیب اس گندہ تماش کو معلوم ہوا کہ جس کو شراب سمجھ رہا تھا وہ چشمۂ آب حیات تھا ۔ یہ تو نکار نا عیب ہونے کی بھی دلیل قوی ہے اور عیب کی بھی پس یہ چھٹا عیب ہے ۔ یہی آباد کی شفقت تو دوا سوا ہے ۔ آنے جانے والوں نے خوب سمجھی ہے لہذا یہ ساتواں عیب ہوا ۔ مردوں کے واسطے یہ مجرب ہوا ۔ اودھ پنچ کو آپ "انگ ظرافت" کہتی ہیں جاننے والے جانتے ہیں کہ ننگ ظرافت کون ہے ۔ ظرافت ایک صنف ہے جسکو چھپانا نہ نا عیب ہے اور یہ آٹھواں عیب ہوا ۔ سیاست اودھ پنچ میں ہوتے ہی نہیں گو وہ گروہ کے یار کی بوری بجتا کے آگے رونا عیب ہے ۔ اور یہ نواں عیب ہوا ۔ اودھ پنچ نے منزل صدق وصفا و خوشدلی میں قدم رکھا تو بی مدینا جان "چولھے میں جائے کسی اوڑھنی پھینک باد" یہ من عجائبہا نیاحۃ عند بابہا "پر عمل پیرا ہوئیں اور منزل ظرافت میں جو فضلۂ ظرفا چھوڑ کے چلے گئے تھے وہ انکی غذا بنا اب اسی کو "سرا" ہے یہ لیے بیٹھی ہیں اور منکاری ہیں ہیں ۔

> اے باجوانان خورد ثمر وعمد پیری آرزوست
> ناکو رکاں در پے قند یں پیر و دو آشام را

ابتلاء اللہ باولی بالقبور ۔ یہ دسواں اور گیارھواں نسوانی عیب ہے ۔ شوہر کے ہنسنے پر رونا اور رونے پر ہنسنا اسکا تجربہ معاصرہ نسوانیہ کو ہو چکا ہے ۔ بار ہا منسیٰ ہنسی ہیں تو وہ پانی کے آنسو رخسار صفحات پر بہے یہاں تک کہ دو پچھاڑ کھا کے بیٹھ رہا اور غصہ میں بزبان حال پکار اٹھا سے

> فیا لیتہا صدرت الی القبر عاجلا
> وعذ بھا فیہ نکیر و منکر

کاش یہ جلدی مر گور ہو اور عذاب کے فرشتے اسکی خبر لیں ۔ یہ بارھواں اور تیرھواں عیب ہے جن کو بھر لاد وہ بلایا قلیاں رکھنے کی حالت میں رہیں چاک جاگے کہ تیر کیں اب انکا کاری جھر کا ڈیل کھل رہا ہے ۔ ناواجب پر چک بی مینا لیتی ہیں اور ناسزا سنت پڑھ جاتی ہے انکو ۔ حمایت کا دودھ انگ کو نہیں لگتا یہ جو ہنسی کی بدولت سوکھے کا عارضہ ہونے کو ہے ۔ یہ چودھواں عیب ہوا ۔ اوراق الٹ پلٹ کے دیکھیے تو انگشت نمائی پر نظر ڈالیے تو عربی جرائد کی منگنیاں اور گرگری جرائد کی لیپ بھری پڑی ہے ۔ کوئی ذاتی رائے کبھی بھی نہ تھی بالفرض ہے بھی تو صاحبان فضل و عقل کی نگاہ میں اسکی وقعت نہیں ۔ نہ محاورہ ٹھیک نہ زبان درست پنجابی اہل قلم اصلاح دیتے ہیں اور صحیح اصلاح دیتے ہیں ۔ مگر یہ بے حیائی دو دھاری قلم جو سر سے یہ لکھی ہوتی ہے انہیں اکثر عیب سب ہونے ہیں نتیجے سمجھنے کی تمیز سلامتی سے نہ ایڈیٹر صاحب رکھتے ہیں نہ مالک صاحب ۔ بس اپنی میانی پھاڑ کے گھٹنے پر پیوند لگایا اور "سرا" یہ نذر ناظرین کر دیا ۔ اسے مزید نہ کہیں تو کیا کہیں ۔ یہ پندرھواں عیب ہوا "سرا" ہے کا معائنہ کیجیے تو انگلیاں مٹکانے تالیاں بجانے چھیڑی اڑانے کا وہ تماشا آپ کو نظر آئے گا جس پر بھٹیاریوں کو شرم آئے ۔ حالانکہ ظرافت ایک لطیف شئے ہے جسکے وجود سے کلام اللہ وکلام الرسول بھی خالی نہیں ۔ اگر "سرا" ہے والیوں کی گالی گلوچ ظرافت ہے تو پھر کوئی بھٹیار خانہ کوئی کنجڑوں کی پنچایت کوئی ترکاری منڈی کوئی حرا کوئی گلی کوچہ ظریفوں سے خالی نہ رہنا چاہیے ۔ حالانکہ ایسا نہیں یہ سولھواں عیب ہے ۔ خود ہی لڑانے اور خود ہی رونے کا تماشا آپ نے کچھ اب دکھایا ہے کچھ دیکھیں گے یہ سترھواں عیب ہوا دنیا جانتی ہے کہ شریف حسین کے تبائع ویسے ہی محتاج ثبوت ہیں جیسے کہ ابن سعود کے مگر اول بات کا اقرار ہے دوسری بات سے انکار ہے ۔ موٹی موٹی سرخیاں لکھی جاتی ہیں "ابن سعود ایسا ہے ویسا ہے" گویا ابن سعود کے زچہ خانے میں بی بی نیا جاگی تھیں ۔ یہ اٹھارھواں عیب ہوا ۔

عیوب کا دفتر کھلا ہوا ہے لاادری عیب میں زبان دانی شامل ہے بات بڑھی تو ہمیں منکرت کے ڈانکا بھید اور عرب کے اہل تجربہ سے مدد لینی پڑے گی اور اسوقت ہم اودھ پنچ کے ناظرین کے سامنے اس مخفی فن کے ایسے نکات بیان کرینگے جو بہت کم لوگوں نے سنے ہونگے ۔ ہمیں معلوم ہے کہ اس مضمون کا جواب بھی گالیوں سے دیا جائے گا یا الٹ پلٹ کے وہی لفظیں کہی جائیں گی جو ہمارے قلم سے نکلی ہیں مگر اس منھ چڑھانے کے جواب میں بھی ہم نئی بات کہیں گے ۔

معاصرہ "الامان" بی مدینا کا تیرا قدردان ہے معلوم نہیں لوگوں کا یہ خیال کہاں تک صحیح ہے کہ بی مدینا کے کارن میاں "الامان" بمجبوری دلی آئے بہ بجہد ہوئے ۔ گیارھویں عیب کا دفاع تیر کاری ہوا فقط کرے اب بھی کا ... پرنٹ خاوند کا مضمون ہے ۔

ادبار

انسان سب کی نظروں سے پوشیدہ

دو سب کو دیکھ سکے کوئی دو دیکھیے کتاب عجوبہ ناد کا ... خاص طور پر بہت قیمتی کے سیکڑوں صفحے ... تجلیات چہرہ کا مطیع کرنے اور عالات مرجات وغیرہ اگر ... کوئی کبھی مثل ... ہو کا حکایات اور ... ایک ... ہو مطلع قیمت واپس کر دوں گا قیمت مثنوی کی ... جیسے سات دن پڑھنے ... اور تمام دل کی مرادیں پوری ہوتی ہیں قیمت تحریر محبت قیمت ... مرزم تحفہ ... اور ... ہیں

منیجر انصاری بک ڈپو پوسٹ دالو ... سہارنپور



بڑے بڑے کھیل بڑے بڑے تماشے

حکومت ہند: "دیکھو صاحبو۔ دیکھو۔ کیا یہ بہادری اور سخت جانی کا کرتب نہیں ہے؟ گھوڑا اتنا مضبوط ہے کہ اگر دو چار سواریاں اس پر اور چڑھ بیٹھیں تو سنبھال لے گا۔ آؤ اور تجربہ کرو۔"

ہندوستانی: "ہاں مگر تم اس بازیگر سے پوچھو تو سہی اس کی ٹانگیں کتنی دیر تک یہ تماشا دکھا سکتی ہیں؟"

منطق الخواجہ

یہ ایک نرالی منطق ہے جسکو خطا سے فکر سے بچنے بچانے کے ساتھ اتنا ہی لگاؤ ہے جتنا خواجہ حسن نظامی کی تحریر و تقریر و ضمیر کو ثبات دیانت اور بے غرضی سے

(۱) مجھے صفائی سے کہدینا چاہیے کہ میں وہابی تحریک اور نجدی عقائد کا پورا مخالف ہوں۔

نتیجہ: اسی وجہ سے میں نے ایک پیرایہ سے ابن سعود کی حمایت کی اور اسکی تائید میں اشتہارات شائع کیے۔

(۲) ابن سعود نے جو کچھ طائف میں یا مکہ معظمہ میں غلطیاں کیں یعنی مزارات کو توڑا اور قبوں کو مسمار کیا۔ انکو میں قطعی اپنے عقائد کے خلاف سمجھتا ہوں۔

نتیجہ (ا) لہذا اس وقت سب سے کامیاب اور موثر حمایت میرے اشتہاروں نے کی اور ابن سعود کے خلاف لاکھوں آدمیوں کو جسقدر جوش تھا وہ یک لخت بدل گیا .... گویا میرا کام ابن سعود کا سب سے بڑا مددگار اور کارآمد مددگار اور سابق شریف مکہ کے بیٹے کا سب سے بڑا اور سب سے کامیاب مخالف ثابت ہوا۔

نتیجہ (ب) لہذا وہ مکہ اور مدینہ میں کوئی حرکت جمہور مسلمانوں کی مرضی اور اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا (حضرت۔ فی الواقع وہ نہیں کر سکا۔ عبداللہ ابن عباس آمنہ اور خدیجہ کی قبریں گواہ ہیں۔ پنچ)

نتیجہ (ج) اس واسطے اس نے جسقدر قبے طائف میں یا مکہ معظمہ میں توڑے ہیں یا تاریخی یادگاروں کو مسمار کیا ہے ان کو فوراً تعمیر کرا دینا چاہیے ورنہ قدرت کا غیبی ہاتھ اس قوت کو اور مسمار کردے گا جو مسلمانوں کی جمہوری رائے کا خائن ہوگا۔

(۳) میں ابن سعود کی حمایت اس وجہ سے نہیں کرتا کہ طائف اور مکہ معظمہ کے ان افعال کو جائز سمجھتا ہوں جو ابن سعود نے نہیں بلکہ اسکی فوج نے مزارات اور قبوں کی مسماری کی شکل میں کیے۔ ....

نتیجہ۔ لہذا بعض اندرونی حالات کی معلومات کے سبب .... مجھے ابن سعود کے اس وعدہ پر بھی پورا یقین و اعتماد تھا کہ وہ مدینہ منورہ میں کوئی بے ادبی اور گستاخی نہ کرے گا .... اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالٰے ابن سعود کے ہاتھوں سے مکہ معظمہ اور مدینہ اور تمام ملک حجاز بلکہ ساری عرب اقوام کی ایک بہت بڑی خدمت لینے والا ہے۔

(۴) دیگر ابن سعود نے جو کچھ طائف اور مکہ میں غلطیاں کیں یعنے مزارات کو مسمار کیا اور قبوں کو توڑا (قتل عام بھول گئے) انکو میں قطعی اپنے عقائد کے خلاف سمجھتا ہوں۔

نتیجہ (ا) لہذا میرا ضمیر تو یہاں تک کہتا ہے کہ ابن سعود ہی تمام دنیا کے مسلمانوں میں ایک عالمگیر اخوت و یکجہتی پیدا کرنے والا ہے اور اصلاحی تحریک کا مجدد ہوگا۔

نتیجہ (ب) (از طرف پنچ) اور یہی وجہ ہے کہ میں وفد خلافت کی رپورٹ پر اعتماد نہیں کرتا اور ابن سعود کی حمایت میں اشتہارات و اعلانات شائع کرکے ابن سعود ہی کی پالیسی پر چلتا اور سمجھتا ہوں کہ یہی ترکیبیں مخالفین ابن سعود کو موافق بنانے میں موثر ہونگی۔ قاعدہ کلیہ ہے کہ ایک کی جنبہ داری سے دوسرا فریق ہمیشہ اتفاق پر راضی ہوجاتا ہے۔

(۵) چونکہ ظاہر باغ اور انکے آدمیوں نے یہ بھی مشہور کیا تھا کہ نجدیوں نے اہل بیت کے مزارات کے ساتھ گستاخیاں کیں۔

نتیجہ (الف) اس واسطے ہندوستان کے اکثر نامور شیعہ مجتہدین بھی ابن سعود کے خلاف ہوگئے۔

نتیجہ (ب از طرف پنچ) اور شیعہ مجتہدین کی بے وقوفی بھی ثابت ہوگئی کیا معنے کہ وہ جن لوگوں کو اہل بیت کا لقب دیتے ہیں انکی قبریں کسی کا مزار طائف اور مکہ میں نہیں ہے اب تو ان کا ایمان صرف ظاہر باغ کے قول پر ہے جس کی صورت بھی انھوں نے نہیں دیکھی یا دے واہ خواجہ۔ شہزادی کے ہاتھ کی پوریوں کی قسم منطق ہو تو ایسی ہو۔

راقم

منطقی

معذرت

۱ جناب ادیب نے "بی دنیا" کو جواب دے کر کھیلی کھائی۔ سر بازار پھکڑ تولنے میں پرانی تجربہ کار ہیں خاص تنبیہ کردی ہے۔ تمہید میں جو نازک اشارے انھوں نے اودھ پنچ کی روش کی جانب کیے ہیں غالباً معترضین ان پر غور فرمائینگے۔ اگرچہ اودھ پنچ کے دور اول میں ایک ہی بحث پر سالہا سال دور طبع کی بانگی دکھائی جاتی تھی تاہم آئندہ چار کالم سے زیادہ "بی دنیا" کے نذر نہیں ہو سکتے۔ فاضل مضمون نگار حضرت ادیب نے گالیوں کے جواب میں ایک ایسا بہت چھیڑا ہے جسکی کتابیں اب مفقود ہوگئی ہیں یعنے "نائکا بھید" (زنانی سیکالوجی) اچھی اور بری عورتوں کی سرشت اور رجحان طبیعت اس کا موضوع ہے تان جاسے بی دنیا پر ٹوٹے مگر باتیں ہونگی مزے دار جو متمدن خلقت کے کانوں میں پڑی رہیں تو وقت پر کام دیجائیں۔ غضب کیا ہے! پنچ عیب فرعی کیسے ہزار عیب دشمنی و فطری دکھا دیے۔

۲ سیل تدقیق اور دیگر مضامین آئندہ درج کیے جائیں گے۔ سال قریب ختم ہے ناتمام مضامین کامل ہونے چاہیئیں۔

۳ بیماری اگرچہ دفع ہوگئی مگر ابھی کام میں جی نہیں لگتا۔

۴ اگر کسترین اڈیٹر آپ کا واضح اور نستعلیق خط پڑھ سکے تو اسکی نالائقی پر صبر کیجیے۔ خصوصاً دستخط کا طغرائے مبارک

"اڈیٹر"

تفریق سبے کی آمد

دھوم دھامی جلسہ کا حشر

۲۰ اکتوبر کا وقت زوال بھی عجب نامحمود تھا جبکہ نسیم بہشت ابن سعود نے صرصر بغض وعناد سے اور جلتی بلی بسنا پا کا تھا تعمیر اتفاق و اتحاد کے سوکھے ہوئے ٹھنٹھ میں آگ لگائی۔ خریطۂ تغلق بجز کا فتح وظفر کے الاؤ سے چرچراہٹ کی صدا بلند ہوئی اور اس دیوالی دسہرے کے موسم میں "ڈاکیا بلیا" کے نکلنے کا تماشا سب نے دیکھ لیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب سے لکھنؤ میں انجمن تحفظ آثار متبرکہ نے جنم لیا بعض دوراندیش ناتواں بین حضرات کے پیٹے میں چوہے چھوٹنے اور لگے انگارے پر لوٹنے گویا ابن سعود پدری ترکہ سے محروم ہو گیا اور اسکی دولت کی جو بوچھار ادھر آنے والی تھی اُسکا رخ کاندھوکے نالے کی طرف پھر گیا۔ ایک صاحب نے پیٹ پکڑ کے چیخ ماری: بھائی صاحب کا لا نمک اور سونٹھ جلدی لاؤ۔ عاصی کی آنتوں میں غضب کا مروڑا اٹھا ہے۔ مشیر حسین قدوائی کی قراقر چین نہیں لینے دیتی۔ سارا کھایا پیا تو مُنہ سے خارج ہونے والا ہے۔" دوسرے اہل دل حضرت نے کلیجے پہ ہاتھ رکھ کے صدا لگائی۔

مورا دھر دھر کلیجا ہوئے ہے

حسرت کا دغا (یا مولائی) قلب مضطر میں ہجوم ہے یادی یاری ہوک اُٹھتی ہے سعودی تخم بالنگے کا شربت لاؤ۔ امرکین کونڈی کی چیچ تھی مُنہ سے لگا دو۔ حکیم جی! اللہ جمیل واحب الجمال فاصنع الجمیل۔ ڈیر ڈاکٹر سیک ہیٹ ذی نصرتی نیصرک اللہ۔

حکیم جی کی حکمت دیکھیے جڑی بوٹی کے جنگل میں ایک متروک الدنیا نغیرت ملاقات ہوگئی تھی اس نے جول دل کا تعویذ لکھ دیا تھی۔ آپ نے جھٹ پیٹ کے مریض کو بھیجا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے جو کلام ٹھیں بچائے سکنات دماغ وقلب کے مشر کنیا کا ایک ٹونڈ پلا دیا۔ آپ جانتے ہیں دل کا نقصان جب تک ختم نہیں ہو سکتی ہو دل کا کھوٹا سر بھی نہیں ہو سکتا۔ نفع ہوا کیسا اُدھر نفع ذرا قریب تری ہوئی اور دل کی الجھن بڑھی۔

اور لبکہ ٹھلنا چلنا پھرنا تحصیل راج کے بھی مفید ہے اور تفریح دماغ وتسکین دل کے واسطے بھی۔ "امد ا التوفیق خیر رفیق" کہتے اودھ کے صوبہ میں وارد ہوئے۔ خدا جانے مرض کی بھول بھلیاں یا عقل زرگشت کے سبب حبیب کی تلاش ترک اور ہمدردوں کی جستجو فرمائی۔ بیمارستان دنیا میں بیماروں کی کمی نہیں۔ ہمدرد مل گئے تو پہلے سیتاپور میں بعض اطباے روحانی کا جو پہلے سے مزاج شناس تھے رونا رویا گیا پھر لکھنؤ کی جانب شکم قرار تشہیر اور دل اضطراب منزل نے توجہ فرمائی۔ مگر افسوس ہے کہ نفس کے شکم دیکھنے میں نہ آیا صرف مرغ دل کا رقص بسمل لوگوں نے دیکھا اور بے دلی کے ساتھ دیکھا لیجئے منگل کا دن تھی روشنی کی دُم رفتہ رفتہ کھنچ رہی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ اتوار اور منگل کا دن صدقہ اتارنے کے لیے مخصوص ہے بس کوئی تعجب نہیں کہ سڑک پر موٹروں تانگوں اور اکوں کے ساتھ کوئی چڑیمار پھینکی میں جانور لیے بھاگتا نظر آئے کالا بھجنگا بھی صدقے کو صدقہ کا (صدقہ) اتروا دو منگل کا روح (روزہ) ہے۔

سنتے ہیں کہ جس وقت سفر ذیقعدہ... اوراؤں قوم نے رفاہ عام کے میدان میں قدم رکھا چڑیمار نے خورد کالے بھجنگے کی جگہ ایک کاکا تو سر سے اتار کے اُڑا دیا اور کہنے لگا یہ ہمدردوں کی بلا لا تیرے سر بھی کوئی کچھ کہے مگر ہم تو اس چڑیمار کے احسان مند ہیں جس نے ابن سعودیت کی نحوست کا اتار دے دیا کل کی ملکی ورنہ آثار برے تھے۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ خیر گئی ہوئی باتوں کا ذکر ہی کیا ہے چشم دیدہ واقعہ یہ ہیں کہ پانچ بجے کے بعد جن حضرات کا انتظار تھا وہ تشریف لائے ماشاء اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ جب بولی جاتی تھی مگر آج کوئی بولتا بھی نہیں۔ سب کے آگے چودھری خلیق الزماں صاحب غالباً اسوجہ سے تھے کہ آپ ہی نے سکریٹری انجمن تحفظ آثار متبرکہ کی تیلی جو ادا کرنے میں سبقت فرمائی تھی۔ آپ کے پیچھے مسٹر محمد علی صاحب تھے جنکے رعب وداب میں مشتری رنگ کی عربی عبا نے آج کچھ تو اضافہ کا بھی اضافہ کر دیا تھا۔ بقول انشا سے

سے لو اس کوٹھری میں میرے ڈرانے کو پیے
اک عبا اوڑھ کے بن بیٹھی جی حاجی بابی

عبا کے دامن بزبان حال پکار رہے تھے کہ یہ خاص الخاص حضرت سلطان ابن سعود کے والد محترم کے ہاتھوں کی بنی ہوئی ہے اسکا تعلق فرنگی محل سے مطلق نہیں۔ محمد علی کی بغل میں ایک قفس نظر آیا جس کی عجب بینچ تھی چلنے تو لوگ سمجھے کہ روشن کتھک کلیسا کی کوئی شے ہے مگر بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مرد مجاہد بنے ہیں قد مشتی چہرہ نو کش۔ سر پر سفید رومال کا گمّا اگر آدمیوں کے جھرمٹ میں قد مبارک چھپ جاتا تو لوگ سمجھتے کہ کرتب کلّہ ہوا میں معلق ہے۔ بارے تحقیق شد کہ توفیق شریف یہ ایسے ہوتے ہیں ہم سمجھے تھے کہ توفیق صاحب کو ہمارے شہر میں کوئی نہ جانتا ہوگا۔ مگر یہ بیچ ہے آدمیوں نے انہیں دیکھتے ہی دبی زبان سے کہنا شروع کیا اجی یہ تو وہی بدمعاش ہے جس نے دو قبلہ (کرہ) پر چائے پی اور چائے والے کے دام ہضم کر گیا جب اس نے کو بکاری کی تو دام دیے۔ ساماں یہ کہ بامیں بحرین سے سوتی ہینچ آیا تھا وہ جو عرب صاحب کا ہو میں ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کا باپ نجد کے سنیچ میں آنتیں صاف کیا کرتا اور مانت بنا کے بیچا تھا۔ آج یہ علاقہ میں بیٹھا۔ قصہ مختصر صدارت کی تجویز دی، تائید ہم نے تو سنی نہیں مگر جناب خلیق کی ابتدائی گفتگو سے معلوم ہوا کہ آج صدارت آپکے فرق اقدس پر سجا گیا ہے۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ سمجھ میں آیا کہ آپ جنتی ہیں آپ تفریق بین المسلمین دور سند ہیں آپ معاندین ابن سعود کے خلاف اس وجہ سے جلسے کرنے پر راضی ہیں کہ اتحاد کا سدھا ڈھیلا ہو۔ خلیق صاحب کے بعد محمد علی صاحب نے رفیق صاحب کو مجمع سے روشناس کیا یعنی آپ ترکی فوج میں کپتان کے عہدہ پر مامور تھے دغا و کذب ترک ان عربوں کا اعتبار نہیں کرتے۔ غالباً یہ حضرت ترکی فوج کی جوتیوں پر تیل ملا کرتے تھے آپ جنگ گیلی پولی میں بھی شریک تھے آپ طرابلس اور بلقان کی لڑائی میں بھی موجود تھے مگر وہاں سے جان سلامت لے کے چلے آئے۔ آپ جنگ عظیمی میں انبار... سے لڑتے رہے۔ آپ حاجی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ خم ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصۂ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دعر پد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار رہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور خیالیں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ　قیمت جلد دوم للعہ

محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے کارآمد خلائق مصنفات یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنہوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

افراد کا سبق۔ پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اُردو ۱۲ ار

الدین او سالکون۔ یعنی موازنہ مذہب و سائنس اُردو ۱۲ ار

علم الاخلاق (مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اُردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی مجلد قیمت مع محصولڈاک ۳ عہ

امور عامہ - عربی۔ فلسفہ عقلی کا کارآمد متن ہے ۱۲ ار

زائد خریداروں کو کمیشن دیا جائے گا

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ۳ عہ مع محصولڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پُرانا پرچہ واپس نہ لیے جائینگے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جن صاحب کو قوت مردمی کا مکمل اور بے نظیر علاج کرانا ہو تو اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

سید قائم حسین رضوی متصل غسل خانہ پاٹانالہ لکھنؤ